رسولؐ (احادیث) دونوں بیک وقت اعلیٰ ادبیت اور ہدایت کے حامل ہیں، اور مسلمان ادیبوں کے لیے یہ اس معاملے میں صحیح ترین قابلِ تقلید نمونہ ہیں۔ اس پر مستزاد، ایک بات دونوں طبقوں میں مشترک تھی اور وہ تھی "اِخفائے ذات"۔ آپ اس عہد کی، بلکہ انیسویں صدی کے آخر تک اس مکتبِ فکر کی تمام تصانیف پڑھ جایئے، آپ کو مصنف کا ذاتی رجحان، اس کا اپنا نقطہ نظر، زندگی اور اس کے مسائل پر اس کا ذاتی تبصرہ بالکل معلوم نہ ہو سکے گا خواہ وہ کوئی داستان لکھ رہا ہو یا حدیث کا ترجمہ و تشریح کر رہا ہو۔ داستان کا مصنف ہر قدم پر اگلے راوی کا حوالہ دے کر اپنی ذمہ داری صرف نقل روایت تک محدود رکھے گا، چاہے اس نے اپنی طرف سے تخیل میں کتنی ہی وسیع و بلند جولانیاں دکھائی ہوں، اور دینی کتاب کا مؤلف اپنے حضرت استاذ و مرشد یا زیادہ سے زیادہ اپنے مکتبِ فکر (مذہب) کے فرمودات پیش کر دینے سے آگے نہ جائے گا۔ ظاہر ہے اس کی وجہ کچھ تو مسلمانوں کے ذہنوں میں صدیوں کی رچی ہوئی تقلید پرستی تھی، جس نے خود کچھ سوچنے اور اختراع کرنے کی طاقت سلب کر لی تھی، اور کچھ زوال آمادہ تہذیب کا کرشمہ تھا، جس میں شرافت و متانت کی مثبت قدریں اپنانے کی ہمت نہیں رہتی، صرف منفی قدروں پر جم جانا ہی سیکھا جا سکتا ہے۔ لکھنے والا اپنے مذہبی یا تہذیبی خول میں خود کو اس طرح چھپائے رکھتا ہے کہ اس کی تصنیف میں اس کی شناخت مطلق نہیں ہو سکتی۔

ان حالات میں **تقویت الایمان** وہ پہلی تصنیف ہے جس نے تحریر کی یہ تمام قلعہ بندیاں توڑ پھینکیں اور اردو ادب میں پہلی بار "اظہار ذات" کا دروازہ کھولا اور اس میں بیک وقت افادی اور ادبی قدریں سمو دیں۔ یہ پہلی کتاب ہے جس کو پڑھ کر مصنف کا نقطۂ نظر پوری وضاحت سے ظاہر ہوتا ہے اور پڑھنے والا اس سے اتفاق یا اختلاف کر سکتا ہے۔ چنانچہ غالباً اس کتاب کی حمایت یا مخالفت میں آج تک جتنا تحریری سرمایہ اردو کے حصے میں آیا ہے کسی اور کتاب کو میسر نہ ہوا۔ اور اس کو پڑھتے وقت خالص اعتقادی مسئلے پر مصنف کی تحریر کی شگفتگی، روانی اور زور کا ایسا لطف آتا ہے جیسے یہ کوئی خشک مذہبی بحث نہیں، ایک رواں دواں مقرر کی تقریر ہے جسے ہم نظروں کے راستے "سن کر" متاثر اور لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

خلاصہ بحث یہ کہ شاہ صاحبؒ سے پہلے اردو کو زبان تو مل چکی تھی مگر یہ پہلے مصنف ہیں جنھوں نے اردو کو ذہن بھی عطا کیا اور یہی ان کا انقلابی کارنامہ ہے۔

دوسری کڑی، اسد اللہ غالب: شاہ شہید جس سلسلے کی پہلی کڑی ہیں اس کی دوسری کڑی غالب کو شمار کرنا بظاہر اجتماعِ ضدین سا معلوم ہوگا۔ مگر ادب کی مملکت میں تو صوفی شب زندہ دار اور رند شاہد باز سمیت سبھی برابر کی شہریت کے حامل ہیں۔ مکان کی تعمیر کرنا ہو تو مسلم اور غیر مسلم معمار کی تمیز نہیں کی جاتی۔ جو جتنا کام کرے گا اسی کے موافق اس کا مرتبہ و مقام متعین ہوگا۔ اور پھر یہاں تو معاملہ یہ ہے کہ